جی پی فنڈ کا شرعی حکم

مجیب

حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

مصدقہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب
جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

جی پی فنڈ کا شرعی حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اس مسئلہ کے جواب میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ میں ملازم کی تنخواہ سے جو رقم کاٹی جاتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں :

(۱) کہیں جبری کاٹی جاتی ہے یعنی اس میں ملازم کے اختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا، غیر اختیاری طور پر محکمہ کاٹ لیتا ہے۔

(۲) اور کہیں اختیاری طور پر ملازم کی تنخواہ سے ایک مخصوص متعین حصہ محکمہ کاٹتا ہے، ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے اور وہ یہ ہے کہ جبری طور پر جو رقم کاٹی جاتی ہے وہ اور جو رقم محکمہ خود اپنی طرف سے دیتا ہے یہ دو قسم کی رقمیں تو بلاشبہ ملازم کے لئے حلال ہیں، اسی طرح محکمہ اگر ان دونوں رقموں سے حلال اور جائز کاروبار کرکے اس کا نفع ملازم کو دیتا ہے تو وہ بھی حلال ہی لیکن اگر کمپنی یا محکمہ ان دونوں رقموں سے کوئی حرام اور ناجائز کاروبار کرکے اس کا نفع ملازم کو دیتا ہے تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں :-

ایک صورت تو یہ ہے کہ محکمہ یہ نفع (جو حرام ہے) بینک وغیرہ سے خود وصول کرے اور اپنے مرکزی اکاؤنٹ میں جمع کرے جب کہ مرکزی اکاؤنٹ کا اکثر و بیشتر سرمایہ حلال ہو اور وہاں سے ملازم کو اپنے وقت پر اصل پراویڈنٹ فنڈ یا جی پی فنڈ کے ساتھ یہ نفع بھی ملے تو ملازم کے حق میں یہ نفع حرام نہیں ہے اور اس کو یہ نفع وصول کرنا جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ محکمہ یہ حرام نفع خود وصول نہ کرے بلکہ ملازم خود جا کر بنک یا انشورنس کمپنی سے وصول کرے ایسی صورت میں ملازم کو یہ حرام نفع وصول کرنا اور اپنے استعمال میں لانا حلال نہیں لہٰذا ملازم یہ نفع ہرگز وصول نہ کرے اور اگر غلطی یا لاعلمی سے وصول کرلے تو مال حرام سے بچنے کی نیت سے کسی غریب محتاج آدمی کو دیدے اور آئندہ وصول بالکل نہ کرے، اور کمپنی یا محکمہ کے لئے بھی ہر حال میں فنڈ کی رقم کسی حرام کاروبار کرنے والے ادارے میں لگانا اور حرام نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔

البتہ اختیاری طور پر پراویڈنٹ فنڈ میں جو رقم کٹوائی جائے اس پر جو رقم محکمہ بنام سود دے گا اس سے اجتناب کیا جائے کیونکہ علماء کی تحقیق کے مطابق یہ بعینہ سود اگرچہ نہیں ہے تاہم تشبہ بالربا ضرور موجود ہے اور اس سے سود خوری کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے یہ رقم وصول ہی نہ کرے یا وصول کرنے کے بعد صدقہ کردے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۰-۱۱-۱۴۱۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۱/۱۱/۱۴۱۱ھ